12 ربیع الاول

ایک سوال؟ ذرا سوچیے اور فیصلہ کیجیے

نبی پاک ﷺ کو نبوت ملنے کے بعد یہ دن 23 بار آپ کی زندگی میں آیا۔ نہ آپ نے خود منایا اور نہ ہی منانے کا حکم دیا۔

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں یہ دن 2 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت عمرؓ کے دور میں یہ دن 10 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت عثمانؓ کے دور میں یہ دن 12 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت علیؓ کے دور میں یہ دن 5 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت حسنؓ کے دور میں یہ دن 1 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت معاویہؓ کے دور میں یہ دن 19 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت امام ابوحنیفہؒ (امام اعظم) کے دور میں 47 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت امام مالکؒ کے دور میں یہ دن 68 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت امام شافعیؒ کے دور میں 55 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں 38 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دور میں 65 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت سلطان باہوؒ کے دور میں 67 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت بابا فرید شکر گنجؒ کے دور میں 70 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتیؒ کے دور میں 53 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے دور میں 55 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔
حضرت علی ہجویریؒ کے دور میں 62 بار آیا	نہ آپ نے خود منایا نہ منانے کا حکم دیا۔

اے پیارے مسلمانو! 12 ربیع الاول کا دن خلفائے راشدین، آئمہ کرام، بزرگانِ دین میں سے کسی نے بھی نہ ہی خود منایا اور نہ ہی اس کا حکم دیا اور نہ ہی اس دن جھنڈیاں لگائیں، نہ ہی چراغاں کیا اور نہ ہی جلوس نکالے۔

اے مسلمانو! کیا یہ سب لوگ عاشقِ رسول نہیں تھے۔ فیصلہ آپ خود کیجیے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور میلاد کی حقیقت

طاہر القادری کا اعتراف:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما عید میلاد نہیں منایا کرتے تھے بلکہ ۱۲ ربیع الاول پر غمگین رہتے تھے۔

ـــے جا ملے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر غم و آلام کا ایک کوہ گراں ٹوٹ گیا، اس لیے جب ان کی زندگی میں بارہ ربیع الاول کا دن آتا تو وصال کے صدمے سے ولادت کی خوشی دب جاتی اور جدائی کا غم از سر نو تازہ ہو جاتا۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی زندگی کی یادوں کے جلو میں بارہ ربیع الاول کا دن آتا تو خوشی و غم کی کیفیتیں مل جاتیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصال محبوب ﷺ کو یاد کر کے صدمہ زدہ دلوں کے ساتھ خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔ سو وہ ولادت کی خوشی میں جشن مناتے نہ وصال کے غم میں افسردہ ہوتے۔

(میلاد النبی ﷺ ص ۴۵۴)

حق پر کون؟؟
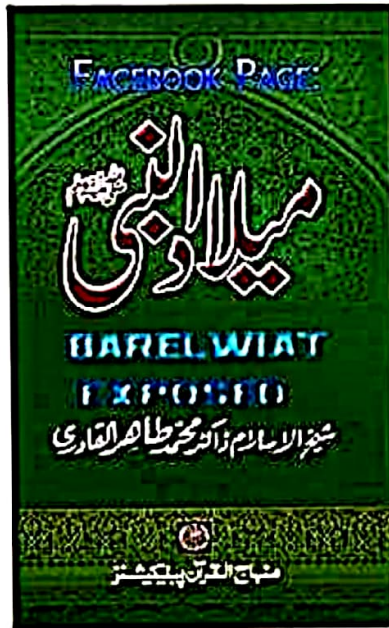
رضاخانی شیخ الاسلام طاہر القادری کے مطابق صحابہ کرامؓ میلاد نہیں مناتے تھے بلکہ نبی ﷺ کی وفات کے باعث ۱۲ ربیع الاول کو ان کے دل غمگین رہتے تھے۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا صحابہ کرامؓ کا یہ عمل درست تھا یا آج کے رضاخانی کا عمل درست ہے؟ جو ۱۲ ربیع الاول کو گلیوں بازاروں میں ناچتے، ڈھول بجاتے پھرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ غمگین تھے اور تمھاری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور جشن عید میلاد النبی ﷺ

بنتے ہو وفادار تو وفا کر کے دکھاؤ

کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی وفا اور ہے

(۱) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے نبی کریم ﷺ کی ولادت ۱۰ محرم الحرام لکھی نہ کہ ۱۲ ربیع الاول۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۴ قدیمی کتب خانہ)

(۲) شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر ۱۰ محرم کو ماتم کرنا جائز ہوتا تو صحابہؓ و تابعینؒ ہم سے زیادہ اس بات کے حقدار تھے کہ وہ ماتم کرتے:

ثم لو جاز ان یتخذھذا الیوم مصیبة لاتخذه الصحابة والتابعون رضی الله عنهم لانهم اقرب الیه منا واخص به (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۴ قدیمی کتب خانہ)

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد منانا جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعینؒ ہم سے زیادہ اس بات کے حقدار تھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے۔

(۳) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ماہ رجب کے فضائل و مسائل و عبادات (غنیۃ ج ۱ ص ۳۱۷) ماہ شعبان کے فضائل و مسائل (غنیۃ ج ۱ ص ۳۳۹) فضائل رمضان (ج ۲ ص ۵) فضائل ذو الحجہ (ج ۲ ص ۳۶) فضائل محرم (ج ۲ ص ۸۷) فضائل یوم الاضحیٰ (ج ۲ ص ۶۷) یوم الفطر (ج ۲ ص ۲۸) فضائل یوم الجمعہ (ج ۲ ص ۹۵) تو تفصیل کے ساتھ بیان کئے مگر فضائل ماہ ربیع الاول، خاص کر ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد کے حوالے سے کوئی فضیلت و جشن جلوس و عبادت ذکر نہیں کی اس کی وجہ؟

(۴) شیخ فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ ﷺ کی دو عیدیں ہیں عید الفطر و الاضحیٰ (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۳) آپ کے ہاں بقول آپ کے عیدوں کی عید "عید جشن میلاد" کا کوئی ذکر نہیں کیا وجہ؟

(۵) شیخ فرماتے ہیں کہ مومن پر اہل السنۃ والجماعۃ کی اتباع لازم ہے پس سنت تو وہ جسے رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جماعت وہ جس پر خلفائے راشدین علیہم الرحمۃ کے زمانے میں صحابہ و اتفاق و اجماع ہو گیا ہو۔

فعلى المومن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله ﷺ والجماعة ما اتفق علیه اصحاب رسول الله ﷺ فی خلافة الآئمة الاربعة الخلفاء الراشدین المهدیین رحمة الله علیهم اجمعین.

(غنیة الطالبین ج ۱ ص ۱۶۵)

اب ہم پوری جماعت رضائیہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کرے کہ ۱۲ ربیع الاول کو نبی کریم ﷺ نے ہر سال اپنا میلاد منایا ہو یا صحابہ کا ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد منانے پر اجماع ہو گیا ہو۔ میلادیوں شیخ کی گیارہویں کے نام پر عوام کی جیبیں ٹٹولنا آسان ہے مگر ان کے ارشادات پر تمہارے لئے عمل کرنا بہت مشکل ہے شیخ کی ۱۱ ویں کھاتے ہو تو ان کے اقوال پر بھی عمل کرو۔

نام نہاد جشن میلاد منانے والے بدعتیوں سے ۱۰ سوالات

نام نہاد جشن میلاد منانے والے بدعتیوں سے ۱۰ سوالات

(۱) اگر جشن میلاد النبی ﷺ قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ نے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو کتنی بار اپنے میلاد کا جلسہ و جشن منایا؟

(۲) نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ۱۲ ربیع الاول کا جلوس مدینے کے کن کن راستوں سے نکلتا؟

(۳) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں کتنی بار خلفاء عظام نے ۱۲ ربیع الاول کے جشن کے مرکزی جلوس کی قیادت کی نیز ۱۲ ربیع الاول کے جلسے میں کون کون سے صحابہ خطاب کرتے۔

(۳) ۱۲ ربیع الاول کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو میلاد کے موضوع پر خطبات کئے وہ تاریخ کی کتابوں میں کہاں ملیں گے؟ تاکہ ان کو پڑھ کر استفادہ کیا جا سکے۔

(۴) نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے زمانے میں کیک نہیں ہوتا تھا مگر حلوہ شیرینی وغیرہ ہوتی تھی بتائے ۱۲ ربیع الاول کو ہر سال کتنے صحابہ کتنے کلو یا کتنے من شیرینی تقسیم کرتے؟

(۵) صحابہؓ کے زمانے میں جو ۱۲ ربیع الاول کا میلاد کا جلسہ ہوتا یا جلوس نکالا جاتا اس کیلئے مدینے کے راستے بلاک کئے جاتے؟ اگر ہاں تو کون کون سے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۶) ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا فرض، واجب، سنت، مستحب، مباح کیا ہے؟ اس حکم واضح کرو۔

(۷) فقہ حنفی کی کسی مستند کتاب میں سے مفتیٰ بہ قول پیش کرو جس میں لکھا ہو کہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد منانا مستحب مباح فرض یا سنت وغیرہا ہے۔

(۸) جو مروجہ جشن میلاد نہیں مناتا اس کا حکم بھی فقہ حنفی کے مفتی بہ قول سے پیش کرو کہ اسے ہم کافر گستاخ وہابی فاسق منکر شان نبوی ﷺ آخر کیا مانیں؟

(۹) آپ کے پیر و مرشد مجدد البدعات احمد رضا خان بریلوی نے اپنی زندگی میں ۱۲ ربیع الاول کے کتنے جلوسوں کی قیادت کی؟ وہ جلوس بریلی کے کن راستوں سے گزرتا؟ نیز ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو احمد رضا خان کس رنگ کی جھنڈیاں لگاتے، کتنا من کیک کاٹتے اور کتنے ماڈلز بریلی کی گلیوں میں لگاتے؟

(۱۰) آپ لوگ عید میلاد منانے کو مسلمانوں کی عیدین عید الفطر و عید الاضحی سے بھی افضل و برتر مانتے ہیں سوال یہ ہے کہ عید الفطر و عید الاضحی کے فضائل پر باقاعدہ ابواب قائم کر کے حدیث کی کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں اس دن کی نماز و عبادات کا ذکر ہے لہٰذا آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جو عید، ان عیدین سے بھی افضل ہو کیا اس پر بھی حدیث کی کسی مستند اول کتاب میں باب باندھا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اصل عید ۱۲ ربیع الاول کو جشن میلاد منانا ہے؟ اس جشن منانے کا یہ یہ فضائل ہیں؟ اور اس دن کی نماز کا طریقہ اس طرح ہے؟

تلک عشرۃ کاملۃ

www.facebook.com/RazaKhaniFitna

مبارکہ میں مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکنے والے کو بڑا ظالم فرمایا گیا ہے تو جب ذکر سے مراد نماز ہے تو نماز سے روکنے والا نماز کے لیے رکاوٹ بننے والا بڑا ظالم ہوا اور نماز کا ذکر اللہ ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ارشادِ ربانی ہے اقم الصلوة لذکری [1]

میری یاد کے لیے میرے ذکر کیلئے نماز قائم رکھ [2] بلکہ نماز تو تمام ذکروں کا مجموعہ ہے گویا نماز سے روکنا یا رکاوٹ بنتا تمام ذکروں کا روکنا اور تمام ذکروں کیلئے رکاوٹ بنتا ہے۔

پھر یہ کہ نماز ذکر فرض اور نماز کے بعد بلند آواز سے دوسرے اذکار زیادہ سے زیادہ بعض کے نزدیک مستحب اور فرض کی حفاظت زیادہ اہم اور زیادہ ضروری ہے۔ اگر مستحب فرض کے لیے رکاوٹ بنے تو مستحب کا چھوڑنا ضروری ہے۔ اور واقعی نماز کے بعد کے ذکر و درود شریف کو روکنے والا بھی۔ مناع للخیر ہے۔ بڑا ظالم ہے۔

مگر یہ کہنا کہ جب تک نمازی اپنی بقایا نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت تک آہستہ ذکر کر لیا جائے تاکہ انکی نمازوں میں خلل اندازی نہ ہو۔ اور وہ اپنی نماز سکون و اطمینان کے ساتھ پوری کر لیں یہ ذکر کو روکنا نہیں کہ آہستہ ذکر بھی تو ذکر ہے اور ان نمازیوں کی فراغت کے بعد جیسے چاہیں آہستہ یا بلند ذکر کر لیں۔ اور مسجدیں

---

[1] محمد افضل قادری، پیر: اشتہار اذان و اقامت وغیرہ ۱۵ مسائل کے دلائل کالم ۳

[2] محمد عبدالرشید، مولوی: رشد الایمان، ص ۲۲۸

[3] ابوداؤد محمد صادق قادری، مولانا: اذان و نماز کے بعد ذکر و درود، ص ۷
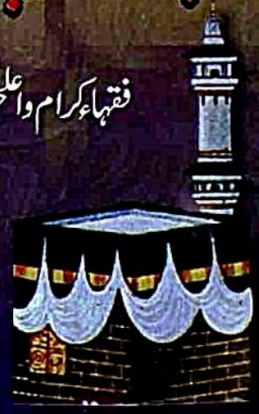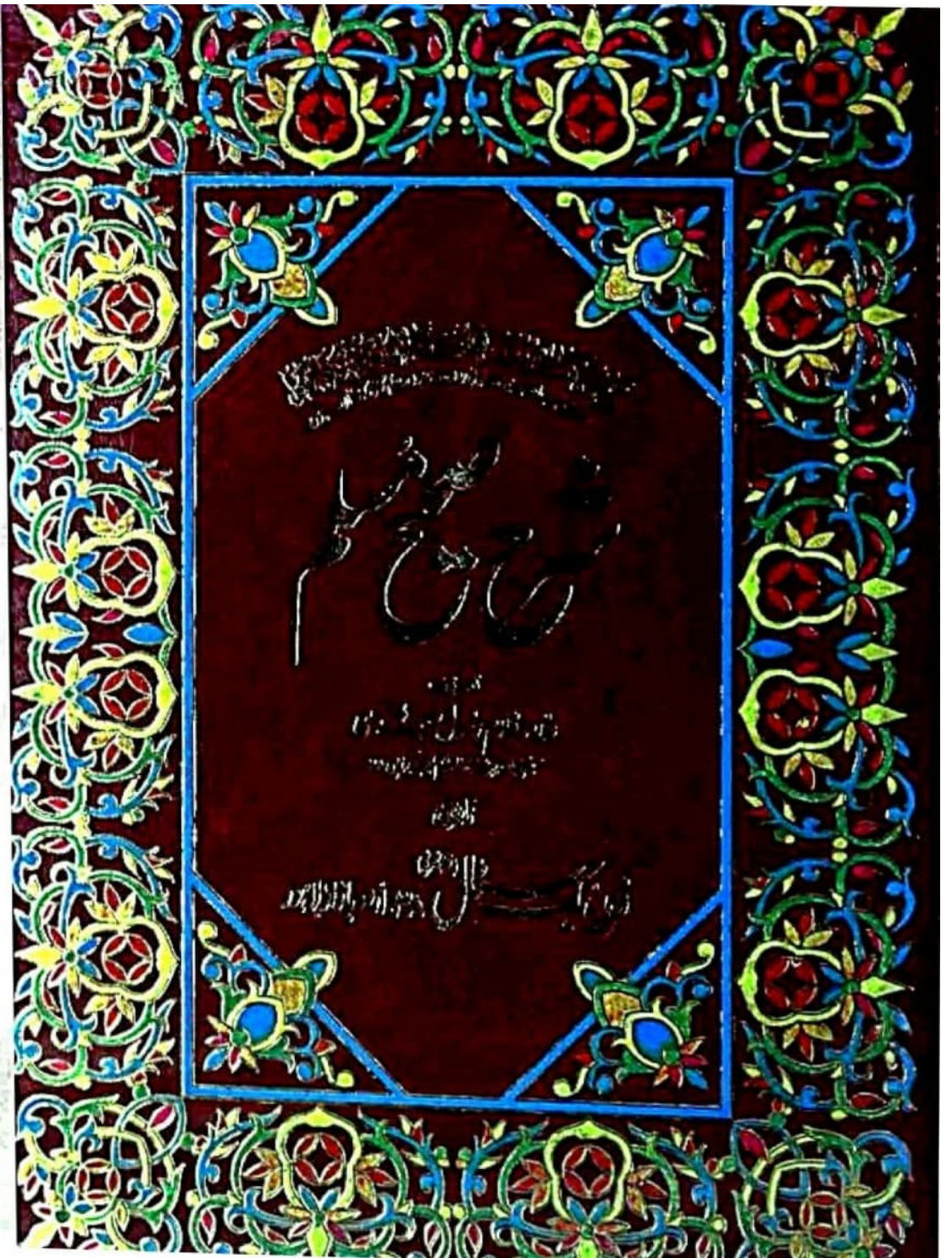
روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان کو قوم فرعون سے نجات دی تھی تو آپ نے فرمایا تمہاری بہ نسبت موسیٰ علیہ السلام پر نعمت کا شکر ادا کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں پھر آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پانچویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد کی ہیئت اجتماعیہ ہر چند کہ بدعت ہے لیکن اس کی اصل عہدِ رسالت میں موجود تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ولادت کا بیان فرمایا: انا دعوۃ ابی ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ انا ابن الذبیحتین۔ ”میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔ حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں، میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک حضرت اسماعیل اور ایک آپ کے والد حضرت عبداللہ۔ سعیدی غفرلہ) چھٹی دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا محرک، باعث اور سبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے، ساتویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں آپ کے معجزات اور کمالات اور آپ کی سیرت کا بیان ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا حکم ہے، آٹھویں دلیل یہ ہے کہ جو شعراء صحابہ آپ کی مدح کرتے تھے اور نعتیہ اشعار پڑھتے تھے آپ ان سے خوش ہوتے اور ان کو انعامات سے نوازتے تو جب محفل میلاد میں آپ کے شمائل اور فضائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ اس سے خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔ نویں دلیل یہ ہے کہ آپ کے معجزات اور سیرت کا بیان آپ کے ساتھ ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا موجب ہو وہ شرعاً مطلوب ہے۔ دسویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں اظہار، سرور، مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور آپ کی تعریف کرنا ہے یہ سب چیزیں آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتی ہیں اور آپ کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے۔ گیارھویں دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو جس دن آپ پیدا ہوئے اس کی فضیلت کا کیا عالم ہوگا! جس جگہ کوئی نبی پیدا ہوا اس جگہ کی بھی شرعاً تعظیم ہے کیونکہ بیت لحم کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا دو رکعت نماز پڑھیں اور بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ بارھویں دلیل یہ ہے کہ تمام علماء اور تمام شہروں کے مسلمانوں نے محفل میلاد کو مستحسن قرار دیا اور حضرت ابن مسعود کی حدیث ہے جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔ تیرھویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں ذکر کے لیے جمع ہونا، نعت خوانی، صدقہ و خیرات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور یہ تمام چیزیں سنت اور شرعاً مطلوب اور محمود ہیں۔ چودھویں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

میلاد کے متعلق رضاخانیوں کے گستاخانہ وکفریہ شعر کا جواب

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں اے ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جواب

اے ربیع الاول تو نے کیسے دیا فراق
سرکار دو جہاں دنیا سے جا رہے ہیں

غمگین ہے کون ومکاں فلک ہے اشک بار
مگر ابلیس کے حواری خوشیاں منا رہے ہیں

www.facebook.com/RazaKhaniFitna

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ اول

دلیل: قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا (یونس . آیت ۵۸)

اس آیت میں اللہ کی رحمت اور فضل پر خوش ہونے کا کہا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ سے بڑا فضل و رحمت رب کی طرف سے اور کیا ہو سکتا ہے؟

جواب: مولنا یہ آیت تم پر نازل ہوئی یا نبی کریم ﷺ پر؟ اس آیت کے اولین مخاطب تم ہو یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین؟ اگر اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو رنڈیاں نچانا میلاد کرنا جھنڈیاں لگانا جلوس نکالنا اور میلاد نہ کرنے والوں کو کافر وہابی گستاخ کہنا نبی اور ان کے صحابہ نے سمجھا ہو (معاذ اللہ) تو پیش کرو ورنہ تفسیر کے نام پر تحریف نہ کرو۔

(۲) قرآن میں آتا ہے فانقلبوا بنعمة من اللہ و فضل لم یمسسھم سوء (آل عمران آیت ۷۴)

رب صحابہ کو کہہ رہا ہے کہ اس کے فضل و نعمت کے ساتھ جہاد سے لوٹے تو بتاؤ کیا صحابہؓ نے بھی اس نعمت و فضل کی خوشی اسی طرح ہر سال منائی جس طرح تم مناتے ہو؟

(۳) تمہارا صدر الافاضل سورہ یونس کی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ:

"فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسکو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہے کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں"۔ (خزائن العرفان۔ ص: ۲۵۶ ناشر المجد د احمد رضا اکیڈمی ملنے کا پتہ دار العلوم امجدیہ کراچی)

اس تفسیر سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ خوش ہونا دل کا معاملہ ہے نہ کہ جھنڈیاں لگانا جلوس کرنا بھنگڑے ڈالنا کیک کاٹنا، نیز اس آیت سے میلاد کی خوشی نہیں بلکہ مواعظ حسنہ کی خوشی کرنا معلوم ہوئی نیز یہاں فضل و رحمت سے مراد اسلام اور قرآن مراد ہے تو جو چیز آیت سے ثابت ہے اس پر خوشی کبھی زندگی میں نہیں کی اور جس کا آیت میں دور دور تک ذکر نہیں اس کی نام نہاد خوشی پر پورے ملک میں فساد مچایا ہوا ہے۔

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ دوم

دلیل: واما بنعمة ربک فحدث (الضحی. آیت ۱۱)

اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرو۔ اس آیت میں رب تعالی اپنی نعمتوں کا چرچا کرنے کا حکم فرمارہے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر نعمت رب کی اور کیا ہو سکتی ہے اس لئے ہم میلاد کرتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو "حدث" واحد کا صیغہ ہے اور تم ترجمہ "کرو" جمع کا کر رہے ہو۔ اس آیت میں تو کہیں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول کو ہر سال جشن کرنے کا ذکر نہیں۔ نیز اس آیت میں حکم نبی کریم ﷺ کو دیا جا رہا ہے تو بتاؤ کیا نبی کریم ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو اسی طرح چرچا کیا تھا جس طرح تم کرتے ہو یا نبی ﷺ نے اس آیت پر عمل نہیں کیا وہ تو معاذ اللہ آیت کا مطلب نہیں سمجھ سکے اور تمہیں سمجھ آ گئی۔ نیز کیا صحابہؓ نے بھی آیت کا یہی مطلب بیان کیا جو تم کر رہے ہو؟

(۲) نبی کریم ﷺ کے نعمت ہونے کا انکار نہیں لیکن اگر اس آیت سے نعمت پر جشن کرنا بھنگڑے ڈالنا معلوم ہو رہا ہے تو اللہ فرماتا ہے و ان تعدوا نعمت الله لا تحصوها (ابراہیم آیت ۳۴) اگر تم رب کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکو گے معلوم ہوا کہ رب کی نعمتیں لاتعداد ہیں پھر تو انسان کو اپنی زندگی کا ہر پل ہر گھڑی جشن جھنڈیوں جلوسوں روڈوں کو بلاک کرنے میں گزار دینا چاہئے ان تمام نعمتوں پر جشن نہ کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ تم رب کی نعمتوں کے منکر ہو اسی لئے تو مشرک ہو۔

(۳) تمہارے مسلک کا مستند ترین مولوی غلام رسول سعیدی صاحب امام رازیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"نبی ﷺ کو کس نعمت کے بیان کا حکم دیا گیا ہے؟۔۔ مجاہد نے کہا اس نعمت سے مراد قرآن ہے کیونکہ اللہ تعالی نے سیدنا محمد ﷺ کو جو سب سے عظیم نعمت عطا فرمائی ہے وہ قرآن ہے"۔ (تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۶)

لو جی جس نعمت کا چرچا کرنے کا رب نے خود نبی کو حکم دیا اس پر جشن تو کیا تم کو پڑھنے کی توفیق نہیں اور جس بات کا ذکر دور دور تک نہیں اس پر پورے ملک میں تم نے ہنگامہ بدتمیزی کھڑا کیا ہوا ہے۔

(۴) تمہارے صدرالافاضل خلیفہ رضا خان نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے کہ:

"نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور ﷺ سے وعدہ فرمایا"۔ (خزائن العرفان ص ۷۰۹)

لو جی بات ہی ختم یہاں نبی ﷺ کے نعمت ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ان نعمتوں کا ذکر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں جیسے حوض کوثر شفاعت کبری لواء حمد وغیرہا مولوی غلام رسول سعیدی نے تقریبا ایسی ۱۵ نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں اور جن کے بیان کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے (تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۷) مگر تم ان میں سے کسی ایک نعمت کا چرچا اس طرح نہیں کرتے جس طرح میلاد کا اب بتاؤ کون اقراری وہابی اور گستاخ بنا؟ غرض قرآن میں تحریف نہ کرو تمہارا خود ساختہ مطلب تو خود تمہارے اکابر کو مسلم نہیں۔

حصہ سوم

دلیل: وذکرھم بایام اللہ دیکھو قرآن میں اللہ فرما رہا ہے کہ دن مناو اس لئے ہم نبی ﷺ کا میلا د والا دن مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر تو یہودی بھی شرما جائیں۔ پوری آیت اس طرح ہے:

ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور و ذکرھم بایام اللہ ان فی ذالک لایت لکل صبار شکور (سورہ ابراھیم آیت ۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت موسی علیہ السلام کو ایام اللہ کی تذکیر کا حکم فرما رہے ہیں تو بتاؤ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح اپنا میلا د ہر سال منایا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو رب کے کلام میں تحریف سے باز آجاؤ۔

(۲) آیت میں تو ایام اللہ جمع ہے اور تم صرف ایک یوم مناتے ہو اگر آیت کا وہی مطلب لیا جائے جو تم کہہ رہے ہو تو اس طرح تو کم سے کم سال میں تین میلا د منانے چاہئیں تم صرف ایک کیوں مناتے ہو؟

(۳) نبی کریم ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہؓ، تابعین، مسلم بین الفریقین مفسرین میں سے کسی ایک کا قول اس آیت کی تفسیر میں دکھادو جس نے اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جلوس نکالنا کیک کاٹنا ماڈلز بنانا اور دیگر خرافات کے جواز کو نقل کیا ہو اور منہ مانگا انعام وصول کرو۔

(۴) عمدۃ المفسرین عماد الدین ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''موسیٰ علیہ السلام ان (بنی اسرائیل) کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاؤ یعنی فرعون کے ظلم وقہر سے اللہ کا ان کو نجات دلانا، سمندر کا ان کیلئے پھاڑ دینا، ان پر بادل سے سایہ کیئے رکھنا، آسمان سے ان کیلئے من وسلویٰ کا نزول اس کے علاوہ وہ دیگر نعمتیں جو بنی اسرائیل پر اللہ نے کی وہ سب ان کو یاد دلاؤ''۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۷۸)

پس اگر اس آیت سے جشن منانا ثابت ہوتا ہے تو ان تمام چیزوں کا بھی جشن مناؤ جس کا حکم خود اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دے رہے ہیں۔

(۵) نیز ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کا میلا د اس دن اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پیدا ہوئے میلا د کا معنی پیدائش تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میلا د منانے کا حکم رب اس وقت دے رہا ہے جب آپ ﷺ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے؟ یہ میلا د تو نہ ہوا؟

حصہ چہارم

دلیل: حضرت یحیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے و سلم علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا (سورہ مریم آیت ۱۵) اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں ہے والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت و ویوم ابعث حیا (مریم آیت ۳۳) دیکھا قرآن میں ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے میلاد کے دن درود وسلام بھیجا کرو میلاد کیا کرو۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر تو یہودی بھی شرما جائیں۔ اگر یہ قرآن کا حکم ہے تو کیا حضرت عیسیٰ و یحیی علیہما السلام نے اسی طرح ہر سال اپنا جشن میلاد منایا تھا جس طرح تم مناتے ہو؟ اور کیا نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح ان انبیاء کا میلاد مناتے ہر سال جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں تو بتاؤ تم تو اس حکم قرآنی پر عمل کرو اور جن پر نازل ہوا وہ اس پر عمل سے قاصر رہے۔ معاذ اللہ

(۲) آپ کہتے ہیں کہ میلاد ساتویں ہجری میں ایجاد بندہ ہوا تو کیا امت محمدیہ ﷺ سات سو سال تک اس حکم قرآنی سے غافل رہی؟ سات سو سال تک امت کو پتہ نہ چلا سکا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو میلاد کی خرافات کرنی ہے معاذ اللہ اگر سات سو سال تک ان کو پتہ نہ چلا سکا تو آپ کو کس نے بتایا؟ کہیں ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم والا معاملہ تو نہیں؟

(۳) نبی کریم ﷺ کی حدیث۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یا کسی مستند مفسر کا قول پیش کرو کہ اس نے اس آیت سے وہی معنی مراد لئے ہیں جو تم لے رہے ہو؟

(۴) اگر اس آیت میں ولادت کے ذکر کی وجہ سے جشن میلاد منانا ثابت ہوا تو اسی آیت میں وفات کا ذکر بھی تو ہے تو جشن وفات کیوں نہیں مناتے؟ نیز قیامت کے دن اٹھائے جانے کا ذکر بھی ہے اس کا جشن کیوں نہیں مناتے؟ آیت میں بقول تمہارے ایک بات پر عمل کرنے اور دو باتوں کو چھوڑنے پر بھی اگر تم مسلمان اور عاشق رسول ہو تو آیت کے تینوں باتوں کو چھوڑنے پر کوئی وہابی کیسے؟

(۵) نیز پیدائش کے دن درود وسلام بھیجنے کا حکم نہیں بلکہ بقول نعیم الدین یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ اس دن سلامتی اور امن اللہ نے عطا کی۔ نیز قرآن میں جنتیوں پر بھی سلام ہے (الحجر ۴۶۔ النمل ۳۲) ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر بھی سلام ہے (طہ۔ ۴۷) تمام انبیاء علیہم السلام پر سلام ہے (الصافات ۱۸۱) تو ان تمام کا جشن میلاد کیوں نہیں مناتے؟

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ پنجم

دلیل: واذ اخذ اللہ میثا ق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم ۔۔الآیۃ (آل عمران ۔۸۱۔۸۲) دیکھو خود رب تعالی نبی کریم ﷺ کا میلاد منا رہا ہے تو ہم کیوں نہ منائیں؟

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔اس آیت کو پڑھ کر کیا نبی کریم ﷺ نے اس کا وہی مطلب سمجھا جو تم سمجھ رہے ہو؟ اس آیت کو پڑھ کر کیا صحابہ ہر سال اسی طرح جشن میلاد مناتے تھے؟ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ان کے صحابی کا قول یا کسی مستند تفسیر کا حوالہ پیش کرو کہ اس آیت کا مطلب ان ہستیوں نے وہی بیان کیا ہے جو تم کر رہے ہو۔

(۲) ضروری نہیں کہ جو کام اللہ کرے وہ ہم بھی کریں اللہ جسے چاہے زندگی دے جسے چاہے موت دے جس بستی کو چاہے برباد کر دے تو کیا کل کو تم بھی لوگوں کو مارنا قتل و غارت گری کرنا شروع کر دو گے؟ یہ کہہ کر کہ اللہ بھی تو یہ سب کر رہا ہے ہم تو سنت اللہ پر عمل کر رہے ہیں۔معاذ اللہ۔

(۳) قرآن میں یہ بھی تو آتا ہے: و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم و ذریتھم و اشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی (اعراف۔آیت ۱۷۲) تو چاہئے کہ اس آیت کی رو سے تمام بنی آدم اور ان کی ذریت کا میلاد مناؤ۔

(۴) ایک طرف تو کہتے ہو کہ نبی کریم ﷺ کی میلاد ان کی پیدائش کی خوشی میں منا رہے ہیں دوسری طرف آیت وہ پیش کر رہے ہو جس میں نبی کریم ﷺ کی پیدائش تو ذکر تو کیا آپ ﷺ خود ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے یہ تو عالم ارواح کا ذکر ہو رہا ہے پھر تو میلاد سے پہلے جشن عالم ارواح اور جشن میثاق مناؤ۔

(۵) کیا اللہ رب العزت جب میلاد منا رہا تھا معاذ اللہ تو اسی طرح منایا تھا جس طرح تم نے منایا؟ کیا عالم ارواح میں سبز رنگ کی نعلین کے نقش والی جھنڈیاں لگائی گئیں؟ عالم ارواح کے تمام راستے بلاک کئے گئے؟ وہاں جلوس نکالا گیا، وہاں کے جلسے میں مخالفین کو منہ بھر کر گالیاں، سب و شتم کیا گیا؟ کیک کاٹے گئے؟ ماڈلز لگائے گئے؟ ہر سال اس میلاد کا اسی طرح اعادہ کیا جاتا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تم یہ سب خرافات کیوں کرتے ہو؟ پھر جس طرح اللہ نے منایا اسی طرح مناؤ نا۔

www.facebook.com/RazaKhaniFitna

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ ششم

دلیل : نبی کریم ﷺ ہر پیر کے دن کا روزہ رکھتے آپ سے پوچھا گیا کہ کیوں رکھتے ہیں تو فرمایا اس دن میں پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا سو ہم بھی مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث کے متن و مطلب میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے

سئل رسول الله ﷺ عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت و فيه انزل علی رواه مسلم (مشکوۃ ج ا ص ۱۸۱)

اگر یہاں ولدت سے میلاد منانا ثابت ہوا تو "انزل علی" سے نزول وحی کا جشن منانا بھی تو ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ فرمار ہے ہیں کہ اس دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا اس لئے اس کے شکر میں روزہ رکھتا ہوں تو آپ "جشن عید نزول وحی" کیوں نہیں مناتے؟ آدھی حدیث پر عمل آدھی کو ترک کرنا کیا کھلی منافقت نہیں؟۔

(۳) اس میں تو پیر کے دن کا ذکر ہے اور تم نے شائد ہی آج تک پیر کے دن جشن عید میلاد منایا ہو کیونکہ تمہارا میلاد پیر کو نہیں ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے اور اس دن اکثر پیر نہیں ہوتا۔ نیز کسی شارح حدیث کا اس حدیث کی تشریح میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن، جلوس، کیک منانے کا ثبوت پیش کرو۔

(۴) اگر اس حدیث سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو چاہئے کہ پھر ہر ماہ ہی کم سے کم ۳، ۴ بار تو جشن میلاد منایا جائے کیونکہ اس میں پیر کے دن کا ذکر ہے اور پیر کا دن ہر ماہ میں کم سے کم تین چار بار تو آ ہی جاتا ہے تم اس سب میلادوں کو چھوڑ کر سال میں صرف ایک میلاد مناتے ہو تو بتاؤ حقیقی میلاد کے تم منکر نہ ہوئے؟ جو نبی کے طریقے کو چھوڑ کر صرف ایک دن میلاد منائے وہ بھی اس تاریخ میں جس میں خود نبی ﷺ نے بھی نہیں منایا۔

(۵) نبی تو بقول تمہارے میلاد کی خوشی میں روزہ رکھے اور تم میلادیوں پیٹوؤں حرام خوروں کو شیرینی اور کیک کھلاؤ کیا نبی نے کیک کھا کر روزہ توڑ کر میلاد منایا تھا؟

(٦) آپ کہتے ہیں کہ عید میلاد مسلمانوں کی دو عیدوں سے بھی افضل و برتر ہے جو جب مفضول عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں اور اس دن کے روزے کو شیطان کا روزہ کہا گیا ہے تو ان عیدوں سے افضل عید پر روزہ رکھنا کیسے جائز ہوا؟ اب ہم تمہاری عید درست مانیں یا نبی کریم ﷺ کا روزہ؟

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ ہفتم

دلیل: نبی کریم ﷺ نے خود منبر پر کھڑے ہوکر اپنا میلاد منایا اور ایک بار حضرت حسانؓ کو منبر پر کھڑے ہوکر میلاد منانے کا حکم دیا۔ تو ہم کیوں میلاد نہ منائیں؟

جواب: پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ غیر مقلد ہیں یا مقلد حنفی؟ اگر غیر مقلد ہیں تو پہلے تو ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند پڑھیں اور اس کی توثیق بیان کریں۔ اور اگر مقلد ہیں تو آپ کو یہ اجازت کس نے دی کہ بلاواسطہ خود احادیث سے مسائل کشید کرنے لگ جائیں؟ کسی مجتہد کا قول اس حدیث کی شرح میں یا فقہ حنفی کا مفتی بہ فتوی دکھائیں کہ اس سے ۱۲ ربیع الاول کی موجودہ خرافات پر استدلال کیا گیا ہو۔

(۲) آپ کے مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں ربیع الاول میں میلاد نہیں منایا جاتا (انوار ساطعہ ص ۲۶۷) لیجئے آپ کا جھوٹ کہ صحابہ بھی نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے خود آپ کے گھر سے واضح ہوگیا۔

(۳) مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے

عن العباس انه جاء الى النبى ﷺ فكانه سمع شينا فقام النبى ﷺ على المنبر فقال من انا؟ قالوا انت رسول الله ..الخ

ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں ای من الطعن فی نسبه او حسبه (مرقاۃ ج ۱۰ ص ۴۳۷) لیجئے منبر پر کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کا اپنا حسب ونسب بیان کرنے کیلئے نہ تھا بلکہ حضرت عباسؓ نے بعض کفار سے آپ کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات سنے جس کی شکایت لیکر آپ کے پاس آئے حضور ﷺ کو یہ ناگوار گذرا اور آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر اس کی وضاحت فرمائی۔

(۴) کیا یہ ۱۲ ربیع الاول کا دن تھا کیا پھر جلوس نکلا؟ شیرینی تقسیم ہوئی؟ جھنڈیاں لگیں؟ اور پھر کیا ہر سال اسی طرح میلاد منایا جاتا؟

(۴) حضرت حسانؓ والی حدیث میں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول جلوس جھنڈیوں جشن میلاد کا ذکر نہیں نہ ہی ہر سال یہ مجلس اسی طرح لگتی اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کفار آپ ﷺ کے ہجو میں جو شعر کہتے حضرت حسانؓ اس کا جواب دیتے اور نبی کریم ﷺ اس کو پسند فرماتے اس کا کون کافر منکر ہے؟

دلیل: علامہ سیوطیؒ، شاہ ولی اللہؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے میلاد منانے کو جائز قرار دیا۔

جواب: پہلی بات تو یہ کہ ہم حنفی ہیں اس لئے سیوطیؒ کی بات ہمارے لئے حجت نہیں اگر آپ کو اس بات سے کوئی تکلیف ہوئی تو عرض کر دیں انشاء اللہ آپ ہی کے گھر سے ہم یہ اصول دکھادیں گے نیز کیا آپ کو سیوطیؒ کی تمام باتوں سے اتفاق ہے؟ اگر ہاں تو ہم زیادہ نہیں دو تین مسئلے دکھادیں گے جس کو آپ نہیں مانتے وہاں سیوطیؒ کی بات کیوں نہیں مانتے؟ نیز سیوطیؒ نے تو یہ بھی کہا کہ میلاد منانے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں سارا قیاس ہی قیاس ہے تو سیوطیؒ کی اس بات کو کیوں نہیں مانتے؟ اور میلاد کو ثابت کرنے کیلئے قرآن وحدیث میں تحریف کیوں کرتے ہو؟

(۲) جہاں تک بات شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی ہے تو وہ تو آپ کے مذہب میں معاذ اللہ کافر وہابی ہے اس کی بات کیسے معتبر؟ نیز یہ بھی جھوٹ ہے کہ شاہ صاحبؒ نے میلاد منانے کو جائز لکھا ہے بلکہ وہ تو فرمار ہے ہیں کہ مکہ میں جو جگہ آپ کی جائے پیدائش تھی جب فقیر وہاں گیا تو لوگ وہاں درود وسلام پڑھ رہے تھے اور عجیب وغریب قسم کے انوار وفیوضات کا نزول ہو رہا تھا (ملخصا فیوض الحرمین ص ۸۰) آج کل یہاں ایک عالیشان حجرہ بنا ہوا ہے اور سعودی حکومت نے اس میں ایک عظیم لائبریری قائم کی ہوئی ہے الحمدللہ آج بھی جانے پر ایک عجیب سی کیفیت مومن پر طاری ہو جاتی ہے اور واقعی فیوض وبرکات کا نزول ہوتا ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے؟ کہاں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جھنڈیاں لگانا رنڈیاں نچانا ڈھول دھمکا کرنا کیک کاٹنا سڑکیں بلاک کرنا اہل سنت پر تبرا کرنا اور یہ سب خرافات نہ کرنے والوں کو کافر وہابی کہنا کہاں زیارت کیلئے نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش پر جانا؟

(۳) رہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تو آپ کے مستند ترین عالم دین غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

''شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے۔ نبی اور رسول نہ تھے۔ ان کی رائے میں خطا ہو سکتی ہے نیز اس کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے ان کو فقیہ نہیں مانا گیا نہ ان کی کسی کتاب کو کتب فتاوی میں شمار کیا گیا ہے (شرح مسلم ج ۱ ص ۹۳۰۔۹۳۱)

لو جی بات ہی ختم شیخ بھی انسان ہیں ان سے بھی خطا ہو سکتی ہے نیز جب شیخ فقیہ ہی نہیں تو کسی فقہی معاملے میں ان کی کوئی بات حجت نہیں۔ نیز آپ کے اعلی حضرت اور مسلک کے علماء نے کئی جگہ شیخ کی باتوں سے اختلاف کیا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ''راہ سنت شمارہ نمبر ۷ مضمون شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلی حضرت پر ایک نظر''۔

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ نہم

دلیل: تمہارے حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے بھی میلاد منانا۔

جواب: جناب حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف ہمارے نہیں بلکہ آپ کے عبدالسمیع رامپوری اور پیر مہر علی شاہ کے بھی پیر ہیں اور آپ کے اکثر مولوی حاجی صاحب کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ کیا حاجی صاحب نے اسی طرح میلاد منانے کا حکم دیا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان سے استدلال کا فائدہ؟

(۲) حاجی صاحب کی جو عبارت آپ پیش کرتے ہو اس سے متصل یہ عبارت بھی تو ہے:

''وہ یہ ہے کہ ہر گاہ مسئلہ اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں'' (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۰)

اس میں اول تو انہوں نے اسے اختلافی مسئلہ بتایا (یاد رہے کہ رضاخانیوں والے میلاد کی بات یہاں حاجی صاحب نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایسی مجلس کو جو بلا کسی تداعی کے منعقد کی جائے اور اس میں صرف حضور ﷺ کے میلاد کا ذکر ہو) جبکہ آپ اسے اختلافی نہیں مانتے اور اس کا انکار کرنے والوں پر کفر کے فتوے برساتے ہیں ثانیاً حاجی صاحب نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ جو منع کرتے ہیں ان کے پاس بھی اس پر دلائل ہیں تو جواب دیں کیا آپ اسے تسلیم کرتے ہیں؟

(۳) نیز حاجی صاحب نے اسی ہفت مسئلہ میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

''عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ ونعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض وبرکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب جامع کمالات ظاہری وباطنی ہیں اور ان کی تحقیقات محض للٰہیت کی راہ سے ہیں''۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۷)

جواب دیں کیا آپ حضرت حاجی صاحب کی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو جو تاویل آپ یہاں کریں ہم حاجی صاحب کے متعلق میلاد کے مسئلہ میں کر دیں گے۔ نیز یہاں خود حاجی صاحب نے ہندوستان کے لوگوں کیلئے حضرت گنگوہیؒ کے وجود کو نعمت عظمیٰ قرار دیا اور ان سے استفادہ کی تلقین کی تو حضرت گنگوہیؒ نے اس مروجہ میلاد کو بدعت کہا اور حضرت حاجی صاحب کی رائے کے متعلق کہا کہ ان کو تسامح ہوا ہے وہ اصل صورتحال سے پرواقف نہ ہوسکے۔

(۴) جناب حضرت حاجی صاحبؒ کا ادب واحترام اپنی جگہ مگر غلام رسول سعیدی کا اصول یاد کرلیں حاجی صاحب نہ فقیہ ہیں نہ ان کی کسی کتاب کو فتاوی کی کتاب شمار کیا گیا ہے اس لئے فقہی معاملات میں ان کی رائے پر عمل نہیں کیا جائے گا رضاخان کے والد نقی علی خان لکھتا ہے کہ:

''دلیل کتاب وسنت سے چاہئے نہ قول وفعل پیر سے''۔ (انوار جمال مصطفیٰ ص:۵۴۱)

تو آپ بھی قرآن وسنت سے دلیل پیش کریں جو یقیناً آپ کے پاس نہیں اور جو تھی ان کا منہ توڑ جواب ہو چکا ہے نہ کہ پیران صاحبان کے اقوال پیش کریں۔

حصہ دہم

ہمارے جلسے جلوس پر اعتراض

دلیل: تم بھی تو مختلف عنوانات سے جلسے جلوس کرتے ہو وہ بدعت نہیں اور ہمارا میلاد کا جلسہ بدعت۔

جواب: مولانا پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا اپنے جلسے کو ہمارے جلسوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ آپ کے شیخ الحدیث عبدالرزاق بھترالوی لکھتا ہے کہ:

''آجکل مختلف عنوانات سے ربیع الاول میں جلسے ہو رہے ہیں، کسی کا نام پیغمبر انقلاب کانفرنس، کسی کا نام ذکر ولادت ﷺ کانفرنس اور کسی کا نام سیرت النبی ﷺ کسی کا نام حسن قرات وحمد ونعت کانفرنس۔۔۔۔راقم نے کبھی کسی عنوان پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ خیال یہ ہوتا ہے کہ میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر ہوتا رہے خواہ کسی نام سے بھی ہوتا رہے۔(میلاد مصطفیٰ ﷺ ص:۴۰ مکتبہ امام احمد رضا)

معلوم ہوا کہ ہمارے جلسوں پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں اور آپ بھی اسے درست سمجھتے ہیں تو جب ہمارے جلسے متفق علیہ ہیں اور آپ کے نزدیک بھی جائز تو اس جائز کام پر کسی بدعت کو کس طرح قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک مروجہ جشن میلاد بدعت ہے۔

دوسری بات یہ کہ مطلق وعظ ونصیحت تعلیم وتعلم سیرت رسول ﷺ کے بیان کیلئے جلسے خود نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوتا اور متواتر چلا آرہا ہے جس کا انکار بدیہات کا انکار ہے نبی کریم ﷺ صحابہ کی موجودگی میں کھڑے ہو کر وعظ وتذکیر کیا کرتے دینی امور کی تعلیم دیتے اداب واخلاق سکھائے جاتے خود نبی کریم ﷺ کے سینکڑوں صحابہ سے سینکڑوں احادیث کا منقول ہونا اسی جلسوں کی غمازی کرتا ہے پھر صحابہ نے نبی ﷺ کی سیرت کو بیان کیا اور آج نبی کریم ﷺ کی سیرت پر جو ضخیم کتابیں ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ ہر دور میں نبی کریم ﷺ کی سیرت مجمعوں میں بیان ہوتے حدیث کی کتابوں میں آپ کو یہ الفاظ مل جائیں گے

سمعت عمر علی منبر النبی ﷺ ...سمعت عثمان بن عفان خطیبا علی منبر رسو ل الله ﷺ .

.قام موسی النبی خطیبا فی بن اسرائیل

خود عبدالرزاق بھترالوی کہتا ہے کہ:

''اس وقت جلسے دو قسم کے ہوتے تھے ایک وہ جس میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان ہوتے تھے وہ جلسہ اللہ نے منعقد فرمایا

حصہ دہم

ہمارے جلسے جلوس پر اعتراض

انبیاء کرام نے آپ کے اوصاف بیان کئے صحابہ کرام نے آپ کے اوصاف کا تذکرہ کیا (میلاد مصطفیٰ ص ٦)
لہٰذا اتنا تو ثابت ہے کہ مطلق جلسہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے ثابت ہے اب رہا ان کیلئے کوئی دن یا وقت طے کردینا تو دیکھیں ایک ہوتا ہے تعین شرعی اور ایک ہوتا ہے تعین عرفی شریعت سے دونوں ثابت ہیں مثلاً تعین شرعی جیسے نماز کیلئے وقت حج کیلئے جگہ زکوۃ کا نصاب وغیرہا اور تعین عرفی بھی جائز ہے جسے کسی کام کیلئے کوئی وقت انسان کی سہولت کیلئے مقرر کردیا کہ جی فلاں کا نکاح فلاں دن وقت میں ہوگا اور خود نبی کریم ﷺ کی سیرت سے بھی ثابت ہے کہ جب ایک عورت آپ کے پاس آئیں اور گزارش کی کہ کچھ احادیث ہم سے بھی بیان ہو جائیں تو آپ نے ان کو کہا کہ فلاں وقت میں فلاں جگہ جمع ہو جانا۔۔

جاء ت امرئة الی رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ ذهب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما ناتیک فیه تعلمنا مما علمک اللہ تعالی فقال اجتمعن فی یوم کذا و کذا و فی مکان کذا و کذا فاجتمعن (بخاری ج ٢ ص ١٠٨٧)

ظاہر ہے کہ یہ مکان وجگہ کی تعین عرفی ہی تھی کہ تا کہ وہاں جمع ہونے میں آسانی ہو مسئلہ تب بنتا ہے کہ جب ان دونوں تعینات کو ان کے مقام سے ہٹا دیا جائے یعنی تعین عرفی کو شرعی قرار دے دیا جائے کہ اگر فلاں وقت میں فلاں کام نہ ہوا تو تم وہابی گستاخ ہو جاؤ گے یا تعین شرعی کو معاذ اللہ عرفی قرار دے دیا جائے۔ ہمارا ان جلسوں کیلئے وقت یا جگہ مقرر کردینا تعین عرفی کے طور پر ہے کہ لوگ اس تاریخ سے پہلے جلسے میں شرکت کیلئے تیار رہیں اور جگہ تک پہنچنے میں آسانی ہو ہم سے کسی نے آج تک ان تعینات کو شرعی درجہ قرار نہیں دیا اور اس میں ردوبدل بھی ہوتا رہتا ہے اسی طرح ہم نے ان جلسوں کو کبھی ان کے مقام سے نہیں ہٹایا ان کا مقام ابھی بھی وہی تصور کیا جاتا ہے جو نبی کریم ﷺ کے یا بعد کے زمانوں میں ہوتا تھا مگر دوسری طرف جشن عید میلاد النبی ﷺ کو دین کا ایک مستقل حصہ تسلیم کرلیا گیا ہے اس کیلئے ١٢ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور دن کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور کسی وجہ سے کسی وقت ان جلسوں جلوسوں کو بند کرنے کا کہہ دیا جائے تو قتل وقتال تک کی دھمکیاں دے دی جاتی ہیں خود رضا خانیوں نے اس بات اعتراف کیا ہے کہ ہمارے ہاں جمعہ کی نماز کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی اس جشن کو پھر یہ جشن جن خرافات کا آج مجموعہ بن چکا ہے وہ اس پر متضاد تو کس طرح اس کا جائز قرار دے دیا جائے؟۔ فی الحال ہماری طرف سے اتنی تفصیل کافی ہے اگر چہ ہم کچھ اور بھی کہنے کا ارادہ کرتے ہیں اگر مخالفین کی طرف سے کوئی جواب آیا تو انشاء اللہ مزید وضاحت پیش کی جائے گی۔

۞ جشن عید میلاد النبی پر جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں، چراغاں کیا جاتا ہے، محرابیں سجائی جاتی ہیں، پہاڑیاں لگائی جاتی ہیں، قوالیاں کروائی جاتی ہیں، جگہ جگہ تماشے لگائے جاتے ہیں۔ بریلوی حضرات ان بدعات میں شریک نہ ہونے والوں کو شیطان کہتے ہیں۔

۞ جب کہ یہ تمام فضولیات ہیں، ان سے کسی یتیم کا بھلا، کسی غریب کا فائدہ نہیں ہوتا

۞ جب کہ فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں قرآن کہتا ہے

۞ ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ﴾ (بنی اسرائیل: ۲۷)
''بے شک فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہیں۔''

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

۞ اے مالدارو......!

۞ اللہ کے دیے ہوئے مال کو اللہ کی بتائی ہوئی جگہوں پر خرچ کرو۔

۞ غرباء، مساکین خصوصاً جو قرابت دار ہیں خفیہ طریقے سے ان کی مدد کرو۔

۞ اللہ تعالیٰ کے مال کو فضولیات میں مت اڑاؤ۔ جس کا کسی کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

۞ لائٹنگ، جھنڈیاں، مسہریاں لگاتے ہو پھر خود ہی انہیں اتار دیتے ہو۔

۞ محبت اتنی عارضی......!!

۞ سنت رسول اپناؤ دائمی محبت کرو

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منع آخر کیوں؟

از: مولانا ندیم احمد انصاری ایم اے
مہتمم مدرسہ نورِ محمدی، ممبئی

لفظی اعتبار سے ہر اس دن کو عید کہتے ہیں جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے۔ بعض نے کہا کہ عید کو عید؛ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے۔(المنجد: ۶۹۰، معجم الوسیط: ۶۳۵)''عید'' کو عید کہنا ایک طرح کی نیک فالی اور اس تمنّا کا اظہار ہے کہ یہ روزِ مسرّت بار بار آئے۔(قاموس الفقہ: ۴/۴۱۹)

ولادتِ نبوی ﷺ کی صحیح تاریخ

تمام موٴرخین اور اصحابِ سیر کا اس پر تو اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پیر کے دن ہوئی؛ البتہ تاریخ میں شدید اختلاف ہے۔۲، ۸، ۹، ۱۰، اور ۱۲ تاریخیں بیان کی گئی ہیں اور وفات کے سلسلے میں ۲/ربیع الاول کو جب کہ ولادت کے سلسلے میں ۱۲/ربیع الاول کو ترجیح دی گئی۔

یومِ ولادتِ نبوی ﷺ

یومِ ولادتِ نبوی ﷺ یعنی اس عظیم الشان شخصیت کا جنم دن، جسے تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ وہ دن واقعی بڑی ہی عظمت و برکت کا حامل تھا؛ اس لیے کہ اس مبارک دن میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اس عالمِ رنگ و بو میں تشریف لائے۔ اگرچہ شریعت نے سالانہ آقا کے یومِ ولادت کو ''منانے'' کا حکم نہیں دیا نہ اسے عید ہی قرار دیا، نہ ہی اس کے لیے کسی قسم کے مراسم مقرّر کیے؛ لیکن جس سال ماہِ ربیع الاول میں یہ دن آیا تھا، وہ نہایت ہی متبرک اور پیارا دن تھا۔ آج جو لوگ اس دن کو ''عید'' کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ اصلاً رسولِ خدا ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں، اس لیے کہ خود ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اللہ تعالیٰ نے دیگر قوموں کے مقابلے میں مسلمانوں کے لیے عید کے دو دن مقرّر کیے ہیں: (۱) عید الفطر اور (۲) عید الاضحیٰ۔ یہ ارشاد اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا جب کہ آپ نے اہلِ

مدینہ کو دوسرے دنوں میں زمانۂ جاہلیت کے طرز پر عید و خوشی مناتے دیکھا۔(ابوداود:۱۱۳۴، نسائی:۱۵۵۷)اس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہوگیا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کے لیے سالانہ صرف دو دنوں کو عید کے طور پر مقرر فرمایا، ان کے علاوہ بعض روایتوں میں جمعہ کے دن کو بھی عید کہا گیا ہے، اس کے علاوہ کسی دن کے متعلق عید کا لفظ وارد نہیں ہوا۔ اب اگر کوئی اس پر زیادتی کرکے اپنی طرف سے مزید ایک دن بڑھاتا اور اس میں عید جیسی خوشیاں مناتا ہے، تو وہ گویا رحمۃ للعالمین ﷺ کے اس ارشادِ عالی پر عدم رضامندی کا اظہار کرتا ہے، اور جو اسے دین کا حصہ سمجھتا ہے، وہ اپنی طرف سے نیا دین تراشتا ہے اور یہ دونوں ہی طریقۂ عمل نہایت خطرناک ہیں۔

عید میلاد النبی ﷺ کی ابتداء

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

یہ مروجہ مجلسِ میلاد قرآنِ کریم سے ثابت ہے نہ حدیث شریف سے، نہ خلفاءِ راشدین و دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے نہ تابعین وائمہ مجتہدینؒ؛ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ وغیرہ سے، نہ محدثین؛ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداودؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ وغیرہ سے اور نہ اولیاءِ کاملین؛ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ اور شیخ عارف شہاب الدین سہروردیؒ وغیرہ سے۔ چھ صدیاں اس امت پر اس طرح گزر گئیں کہ اس مجلس کا کہیں وجود نہیں تھا۔ سب سے پہلے بادشاہ اربل نے شاہانہ انتظام سے اس کو منعقد کیا اور اس پر بہت مال خرچ کیا، پھر اس کی حرص و اتباع میں وزراء وامراء نے اپنے اپنے انتظام سے مجالس منعقد کیں، اس کی تفصیل ''تاریخ ابن خلکان'' میں موجود ہے۔

اسی وقت سے علماءِ حق نے اس کی تردید بھی لکھی ہے؛ چنانچہ ''کتاب المدخل'' میں علامہ ابن الحجاج نے بتیس صفحات میں اس کے قبائح و مفاسد دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں لکھے ہیں۔ ۷۳۲ھ میں اس کی تصنیف سے فراغت حاصل ہوئی، پھر جہاں یہ مجلس پہنچتی گئی، وہاں کے علماء تردید فرماتے رہے؛ چنانچہ عربی، فارسی اور اردو ﷺ ہر زبان میں اس کی تردید موجود ہے اور آج تک تردید کی جارہی ہے۔(فتاوی محمودیہ جدید:۲۱۴/۳-۲۱۳بتغیر)

بریلوی عالم کا اعتراف

بریلوی حضرات کے ایک عالم قاضی فضل احمد صاحب لکھتے ہیں: ''یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ اس مخصوص شکل سے یہ عملِ خیر و برکت ونعمت ۶۰۴ھ سے جاری ہے''۔(مروجہ محفلِ میلاد:۵۲ملخصاً)

عیدِ میلاد کا حکم

اس سے بعض لوگ اس غلط بات کی طرف چلے جاتے ہیں، گویا کہ ہم ذکر نبوی ﷺ کو منع کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ! ثم نعوذ باللہ! نفسِ ذکر میلاد فخر عالم علیہ السلام کو کوئی منع نہیں کرتا؛ بلکہ ذکرِ ولادت آپ ﷺ کا مثل ذکر دیگر سیر وحالات کے مندوب ہے۔ (البراہین القاطعۃ علی ظلام انوار الساطعۃ: ۱۴۰) لیکن اس زمانہ میں مجالسِ میلاد بہت سے منکرات وممنوعات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً ممنوع ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۸۱/۳ جدید محقق) بالفاظِ دگر میلادِ مروجہ وقیام مروج جو امورِ محدثہ، ممنوعہ کو مشتمل ہے، ناجائز اور بدعت ہے۔ (عزیز الفتاویٰ: ۱۲۲، زکریا بکڈپو، دیوبند)

یومِ ولادتِ نبوی ﷺ یقیناً باعثِ خوشی اور اظہارِ مسرت کا سبب ہے؛ لیکن اس تاریخ میں ہر سال اگر یہ دن ''منانے'' کا ہوتا، تو اس کے متعلق احکامات وہدایات شریعتِ مطہرہ میں کثرت سے وارد ہوتیں۔ یہ خیال رکھنے کی بات ہے کہ یہ دن حضور ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کے سامنے بھی تھا، تو جب خود حضور ﷺ اور صحابۂ کرامؓ نے اس خوشی کا اظہار مروجہ طریقہ پر نہیں کیا اور ''عیدِ میلاد'' نہیں منایا، تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شریعت میں اظہارِ خوشی کا یہ طریقہ درست نہیں، ورنہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ اس پر عمل کر کے اس کا جواز ضرور بتلاتے۔ یہی ایک دلیل مروجہ میلاد کے غیر درست ہونے کے لیے کافی ہے۔

ارشادِ ربّانی ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾۔ (سورۃ المائدۃ: ۳) آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل ومکمل کر دیا (اب اس میں کسی طرح کمی بیشی کی گنجائش نہ رہی) اور تم پر اپنا انعام مکمل کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

نیز ارشادِ رسول ﷺ ہے: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کرے، جو دین میں سے نہیں ہے، وہ مردود ہے۔ (بخاری: ۲۶۹۷، مسلم: ۶۷۱۸)

ایک دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میری سنّت کو لازم پکڑو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنّت کو لازم پکڑو، اسے ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑے رہو اور دین میں نئی باتیں ایجاد کرنے سے بچو؛ کیوں کہ دین میں پیدا کی گئی ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداود: ۴۶۰۷، ترمذی: ۲۶۷۸، ابن ماجہ: ۴۲)

کیا رسول اللہ ﷺ کا بس یہی حق امت پر ہے کہ سارے سال میں صرف ایک دن اور وہ

بھی صرف تماشہ کے طور پر، آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک جھوٹے سچے رسالوں سے پڑھ دیا اور پھر سال بھر کے لیے فارغ ہوکر آئندہ بارہ وفات اور عیدِ میلاد کے منتظر ہوکر بیٹھ گئے۔ افسوس! مسلمانوں کا فرض تو یہ ہے کہ کوئی دن آپ ﷺ کے ذکرِ مبارک سے خالی نہ جائے؛ البتہ یہ ضروری نہیں کہ فقط ولادت کا ہی ذکر ہو؛ بلکہ کبھی آپ ﷺ کی نماز کا، کبھی آپ کے روزے کا، کبھی جہاد کا، اور کبھی آپ کے اخلاق واعمال کا، جوکہ سب سے زیادہ اہم ہیں۔ کبھی ولادتِ باسعادت کا بھی ہو کہ یہ بھی باعثِ خیر وبرکت ہے۔ (جواہر الفقہ :۹۱/۴، امداد المفتیین :۱۶۳)

محبت کی علامت بھی یہی ہے کہ محبوب کی ہر بات کا ذکر ہو، ولادتِ شریفہ کا بھی، سخاوت اور عبادت کا بھی۔ اس میں کسی مہینہ اور تاریخ اور مقام کی کوئی تخصیص نہیں؛ بلکہ دوسرے وظیفوں کی طرح روزمرہ اس کا وظیفہ ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ سال بھر میں مقررہ تاریخ پر یومِ میلاد منالیا جائے اور اس کے بعد کچھ نہیں؛ حالاں کہ حضور ﷺ کا ذکرِ مبارک تو غذا ہے، ہروقت ہونا چاہیے، اس میں وقت کی تخصیص کی کیا ضرورت؟ (الفضائل والاحکام: ۱۱۱، امداد الفتاویٰ: ۱۸۷/۱)

اس پوری تفصیل سے واضح ہوگیا کہ محفلِ میلاد میں کوئی تاریخ معین اور ضروری نہ سمجھی جائے، شیرینی کو ضروری نہ سمجھا جائے، ضرورت سے زیادہ روشنی نہ کی جائے، غلط روایات نہ پڑھی جائیں، نظم پڑھنے والے بے ریش نہ ہوں، اور گانے کی طرح نہ پڑھیں، اسی طرح دوسری بدعات سے خالی ہو، تو مضائقہ نہیں۔ (امداد الفتاویٰ: ۲۴۹/۵، ونظام الفتاویٰ، حصہ دوم: ۱۶۵/۱، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دیوبند)

غرض یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ مبارک جب کہ ان رسوم وبدعات سے خالی ہوتو ثواب اور افضل ہے، اور اگر مروجہ طریقہ پر رسوم وبدعات سے بھرا ہوتو نیکی برباد گناہ لازم ہے۔ جیسے کوئی بیت الخلاء میں جاکر قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگے۔ (جامع الفتاویٰ: ۵۵۲/۲، ربانی بک ڈپو، دہلی، فتاوی عثمانی: ۱۱۹/۱، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

المختصر! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اپنی خوشی اور غمی، ہر حالت میں شریعت کی اتباع کرنا واجب وضروری ہے اور شریعت میں امرِ مندوب پر اصرار کرنا اور واجب کی طرح اس کا التزام کرنا اتباعِ شیطان ہے۔ (عزیز الفتاویٰ: ۱۴۲ بتغیر)

'اہلِ حدیث' علماء کا موقف

جناب مولانا مفتی ابومحمد عبدالستار صاحب فرماتے ہیں:

ہیئتِ مروجہ کے ساتھ مجلسِ میلاد کا انعقاد از روئے کتاب وسنت قطعاً حرام اور بدعت؛ بلکہ

داخل فی الشرک ہے؛ کیوں کہ اس کا ثبوت نہ تو خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، نہ کسی صحابیؓ سے، نہ کسی تابعیؒ سے۔ غرض قرونِ ثلاثہ میں اس کا وجود بالکل مفقود ہے، نہ ازمنۂ ائمہ اربعہ میں اس کا پتہ لگتا ہے؛ بلکہ ساتویں صدی میں یہ بدعت بجانب خود ایجاد کی گئی ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ:۱/۶۴)

جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ہم مجلسِ میلاد کو کارِ ثواب نہیں جانتے؛ اس لیے کہ زمانۂ رسالت وخلافت میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ آگے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: مولود کی مجلس ایک مذہبی کام ہے، جس پر ثواب کی امید ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی کام پر ثواب کا بتلانا شرع شریف کا کام ہے؛ اس لیے کسی کام پر ثواب کی امید رکھنا، جس پر شرع شریف نے ثواب نہ بتلایا ہو، اس کام کو بدعت بنا دیتا ہے۔ مولود کی مجلس بھی اسی قسم سے ہے؛ کیوں کہ شریعتِ مطہرہ نے اس پر ثواب کا وعدہ نہیں کیا؛ اس لیے ثواب سمجھ کر تو یقیناً بدعت ہے، رہا محض محبت کی صورت، یہ بھی بدعت ہے؛ کیوں کہ رسول ﷺ سے محبت کرنا بھی ایک مذہبی حکم ہے، جس پر ثواب کی امید ہے۔ پس جس طریق سے شرع شریف نے محبت سکھائی ہے، اس طریق سے ہوگی تو سنّت، ورنہ بدعت۔ (فتاویٰ ثنائیہ:۱/۱۱۹)

مفتیِ اعظم مکہ مکرمہ کا فتویٰ

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ فرماتے ہیں:

مسلمانو کے لیے ۱۲/ربیع الاول کی رات یا کسی اور رات میلاد النبی ﷺ کی محفل منعقد کرنا جائز نہیں ہے؛ بلکہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کی ولادت کی محفل منعقد کرنا بھی جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ میلاد کی محفلوں کا تعلق ان بدعات سے ہے، جو دین میں نئی پیدا کرلی گئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ پاک میں کبھی اپنی محفلِ میلاد کا انعقاد نہیں فرمایا تھا؛ حالاں کہ آپ ﷺ دین کے تمام احکام کو بلاکم وکاست، من وعن پہنچانے والے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مسائلِ شریعت کو بیان فرمانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے محفلِ میلاد نہ خود منائی اور نہ کسی کو اس کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلفاءِ راشدین، حضراتِ صحابۂ کرامؓ اور تابعینؒ میں سے کسی نے کبھی اس کا اہتمام نہیں کیا تھا، الخ۔ (مقالات وفتاویٰ:۶۰۴ اردو)

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ، وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ.

❁ ❁ ❁

ذکر ولادتِ رسول ﷺ مستحب ہے لیکن مروجہ تیسری عید میلاد النبی ﷺ جو کہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کی قید لگا کر منایا جاتا ہے (جبکہ میرے آقا ﷺ کا ذکر کسی دن مہینے کا ہرگز محتاج نہیں) بدعت ہے

(۱) امام ابواسحاق شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بدعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:
کالذکر بھیئۃ الاجتماع علی صوت واحد واتخاذ یوم ولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عیداً۔
(الاعتصام:۱/۳۹)
ترجمہ: جیسے کہ ہم آواز ہو کر اجتماعی طور پر ذکر کرنا اور آپ ﷺ کے یوم پیدائش کو عید کے طور پر منانا۔
(۲) علامہ تاج الدین فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اور ان کا قولِ معروف ہے کہ:
لا جائز ان یکون عمل المولدِ مباحاً لان الابتداع فی الدین لیس مباحاً باجماع المسلمین۔
(بحوالہ مجموعۃ الفتاویٰ)
ترجمہ: ممکن نہیں ہے کہ عمل میلاد درست اور مباح ہو، اس لئے کہ دین میں کسی نئی بات کا اضافہ بالاجماع مباح نہیں ہے۔
(۳) ابن امیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادھم ان ذالک من اکبر العبادات واظھار الشعائر مایفعلونہ فی شھر ربیع الاول من المولد وقد احتوی ذالک علی بدع ومحرمات۔
(المدخل:۱/۷۵)
ترجمہ: اور من جملہ من گھڑت بدعات کے ایک بدعت جس کو وہ بہت بڑی عبادت اور شعائر اسلام کا اظہار تصور کرتے ہیں وہ ہے جو ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد کے سلسلہ میں کیا کرتے ہیں اور میلاد مختلف بدعات اور حرام چیزوں کو شامل ہے۔
(۴) حافظ ابوالحسن علی بن فضل مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
بلاشبہ یہ محفل میلاد سلف صالحین سے منقول نہیں، بلکہ بعد کے زمانہ میں ایجاد ہوئی۔
(جامع الفضائل بحوالہ تاریخ میلاد:۸۶)
(۵) شیخ عبدالرحمن مغربی حنفی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:
محفل میلاد منعقد کرنا بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین اور ائمہ نے نہ ایسا کیا ہے اور نہ ایسا کرنے کو فرمایا ہے۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۷)
(۶) امام نصیر الدین شافعیؒ نے فرمایا:
میلاد نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ سلف سے ایسا منقول نہیں، بلکہ عمل قرونِ ثلاثہ کے بعد کے زمانہ میں ایجاد ہوا ہے۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۷)

(۷) علامہ حسن بن علیؒ کتاب طریقۃ السنۃ میں لکھتے ہیں:
جاہل صوفیوں نے ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد نکالی ہے، شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں، بلکہ وہ بدعتِ سیئہ ہے۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۸)
(۸) قاضی شہاب الدین حنفیؒ تحفۃ القضاۃ میں لکھتے ہیں:
یہ جو جاہل لوگ ہر سال ماہ ربیع الاول میں میلاد کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۷)
(۹) علامہ احمد بن محمد مصریؒ مالکی قول معتمد میں لکھتے ہیں:
چاروں مذاہب کے علماء اس محفل میلاد کی مذمت پر متفق ہیں۔ (بحوالہ الجنہ:۱۷۸)
(۱۰) حافظ ابو بکر بغدادیؒ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:
میلاد کا عمل سلف صالحین سے منقول نہیں، جو کام سلف نے نہ کیا ہو اس میں کوئی خوبی نہیں۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۸)
(۱۱) فتاویٰ ذخیرۃ السالکین میں ہے:
جس کو میلاد کہا جاتا ہے وہ بدعت ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے کا کسی کو حکم نہیں فرمایا اور نہ ہی خلفائے راشدینؓ، ائمہ کرامؒ نے فرمایا نہ ہی خود ایسا کیا۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۸)
(۱۲) علامہ تاج الدین فاکہانیؒ جو اجلہ فقہاء میں سے ہیں انہوں نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے:
اس محفل میلاد کے لئے کوئی دلیل مجھے کتاب وسنت سے نہیں ملی اور نہ ہی سلف کے پیروکار ائمہ دینؒ سے اس کا
کوئی ثبوت منقول ہے، بلکہ یہ ایسی بدعت ہے جو جھوٹے نفس پرست لوگوں نے کھانے پینے کی غرض سے نکالی ہے۔
(بحوالہ الجنہ:۱۷۸)
(۱۳) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
میرے محترم! میں سمجھتا ہوں جب تک اس قسم کی محفل میلاد کا دروازہ بند نہ کیا جائے ہوس پرست باز نہیں آئیں گے۔
(مکتوبات:۱/۵/۲۲، مکتوب نمبر:۲۷۳)

مروجہ عید میلاد النبی ﷺ بریلوی علماء کی عدالت میں

محمد سفیان معاویہ

12 ربیع الاول کو آج کل بریلوی حضرات کی جانب سے مروجہ عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔ جن میں

(i) تعین کے ساتھ محافل وجلوس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (ii) بازار، گھر، مساجد کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔
(iii) ڈھول باجے، موسیقی کا اہتمام نظر آتا ہے۔ (iv) عید کے نام دے کر خوشی منائی جاتی ہے۔
(v) مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ (vi) موسیقی والی نعتیں چلتی ہیں۔
(vii) شور برپا کیا جاتا ہے ـــــــ اب ذرا اسی مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا جائزہ بریلوی اصول وضوابط پر لیں۔

12 ربیع الاول اور بریلوی اصول:

(1) صلاح الدین سعیدی بریلوی صاحب نقل کرتے ہیں کہ:
''حضور کا یومِ وصال 12 ربیع الاول ہے'' (رسائل میلاد محبوب ص 324)

(2) پروفیسر مسعود احمد لکھتے ہیں کہ ''سوال نمبر 8: وصال شریف کی تاریخ کیا تھی؟
جواب: 12 ربیع الاول یوم دوشنبہ پیر بمطابق 8 جون 622ء'' (آنا جانا نور کا، ص 4)
سوال: وفات پر جشن منانا کیسا ہے؟
مفتی سید احمد میاں صاحب برکاتی، دار العلوم احسن البرکات (حیدرآباد) لکھتے ہیں کہ:
''جب یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ اس دن مرض میں اضافہ ہوا تھا (اور اسی مرض میں آپ ﷺ کا بارہ ربیع الاول کو وصال ہوا تھا تو اب اس دن خوشی منانا کس کو زیب دیتا ہے، عاشقوں کو یا منکرینِ شانِ رسالت کو؟
بہرحال آخری دن بدھ کو خوشی کا دن سمجھ کر منانا قطعاً غلط ہے'' (سفید جھوٹ ص 9)
دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم ذمہ دار مولوی عمران یوسف عطاری صاحب یہ کہتے ہیں کہ:
''جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ظاہری ہوئی تو شیطان نے ایک جگہ جمع ہو کر ڈھول اور دیگر آلاتِ موسیقی کے ذریعے خوب گانا بجا کر خوشی کا اظہار کیا'' (ملخص) (خزینۃ المبلغین، ص 139)
تو پتہ چلا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر خوشی منانا عاشقانِ مصطفیٰ کا کام نہیں ہے بلکہ......!!

ولادتِ نبی علیہ السلام اور احمد رضا: مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:

(1) ''اور اگرچہ اکثر محدثین اور مؤرخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے اسی پر محدثین نے اجماع کیا ہے۔ ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا ہے۔
(2) حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت جبیر ابن مطعمؓ نے یہی روایت کیا ہے۔ (یعنی آٹھ ربیع الاول کو ولادت ہوئی)
(3) ذہبی نے تہذیب التہذیب میں مزی کی اتباع میں اسی پر اعتماد کیا ہے اور قولِ مشہور (یعنی 12 ربیع الاول کی ولادت) کو قیل کہہ کر ضعیف قرار دیا ہے۔ (نطق الہلال، آنا جانا نور کا، ص 21)

مولوی احمد رضا خان اپنی تحقیق نقل کرتے ہیں کہ: ''میں (احمد رضا) کہتا ہوں میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ سال ولادت محرم وسطیہ کی چاند رات جمعرات کا دن تھا۔ پس ماہِ ولادت کریمہ کی پہلی تاریخ کو ہفتہ کا دن تھا اور درمیانی (صفر) کی پہلی تاریخ پیر کا دن تھا۔ اسی ربیع الاول کی آٹھ تاریخ پیر کا دن تھا۔ اسی لیے اصحابِ علم زیج نے اسی پر اجماع کیا ہے۔'' (آنا جانا نور کا، نطق الہلال، ص 22) یعنی 8 ربیع الاول کو ولادت ہوئی۔ یہ احمد رضا کی تحقیق ہے۔

احمد رضا خود اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ: ''میرا دین و مذہب جو میری کتب میں موجود ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔'' (وصایا شریف، ص 10)

اب اعلیٰ حضرت کے مذہب کے مطابق احمد رضا کا مذہب وتحقیق 8 ربیع الاول ہے۔

من گھڑت روایات اور بریلوی علماء: یعنی بریلوی خطیب ''نعمت الکبریٰ'' کے حوالے سے خلفاء راشدین واسلاف کے من گھڑت اقوال نقل کرتے ہیں۔ ان جیسوں کے لیے بریلوی عبد الحکیم شرف قادری کا قول نقل کرتے ہیں کہ:
''اسی کتاب میں خلفاء راشدین اور دیگر بزرگانِ دین کے مذکورہ بالا قول کا نام ونشان تک نہیں ہے، اس سے نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ یہ ایک جعلی کتاب ہے جو علامہ ابن حجر مکی کی طرف سے منسوب کردی گئی ہے۔'' (البرہان الحق، ماہنامہ جنوری 2012، ص 10)

12 ربیع الاول اور کرسمس کی حیثیت: بریلوی شیخ الاسلام پروفیسر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں کہ 12 ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔'' (یہ سب کیا ہے)
اب یہ مسلمان فیصلہ کرے کہ کیا یہ عاشقانِ مصطفیٰ کی زبان سے نکلی ہوئی بات ہے؟

میلاد کا مقصد اور بریلوی اصول: بریلوی شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:
''میلاد منانے کا مقصد تو یہ ہے کہ خدا اور رسول کی محبت مضبوط سے مضبوط تر ہو اور کتاب وسنت کے مطابق عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔'' (ماہنامہ البرہان الحق، جنوری 2012ء ص 10)
اور حاجی مرید احمد چشتی صاحب لکھتے ہیں اپنے ایک بزرگ کے متعلق کہ وہ فرماتے ہیں کہ
''سب سے بڑا میلاد یہ ہے کہ اپنے آپ کو سنت کے مطابق ڈھالیں۔'' (نور المقال فی خلفاء پیر سیال، ج 6، ص 221)

12 ربیع الاول اور فضول خرچی: دعوتِ اسلامی کی طرف سے آج کل جس فضول خرچی پر لوگوں کو لگا رہے ہیں وہ قابلِ توجہ ہے۔ الیاس قادری صاحب کہتے ہیں کہ: (1) اپنے پورے محلے کو دلہن کی طرح برقی قمقموں سے پورا مہینہ سجاؤ۔ (2) اپنے گھر پر 12 جھنڈے، 12 بلب، 12 جھنڈیاں لگائے۔
اور جو فضول خرچی کی جاتی ہے وہ سب عام وخاص لوگ جانتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اپنے اردگرد دیکھیں۔
ہم یہی عرض کرتے ہیں کہ ان فضول خرچیوں کی بجائے اگر کسی یتیم مسکین لڑکی کی شادی پر پیسے لگا دیئے جائیں تو کتنے گھر آباد ہو سکتے ہیں۔ اور شریعتِ مطہرہ نے فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہے ان کے شیطان ہونے کی۔

آقا کی وفات پہ دکھ ہوتا رہے گا   چیلہ شیطان کا خوش ہوتا رہے گا

تفصیل کے لیے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے www.sunni qadriagmail.com:

۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے والے سارے میلادی فاسق اعلیٰ حضرت کے باغی ہیں

میلادیوں کے سرخیل بدعتیوں کے امام احمد رضا خان بریلوی مرتد اپنے ماننے والوں کو وصیت کرتا ہے کہ میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف۔ ص:۱۰)

وصایا شریف
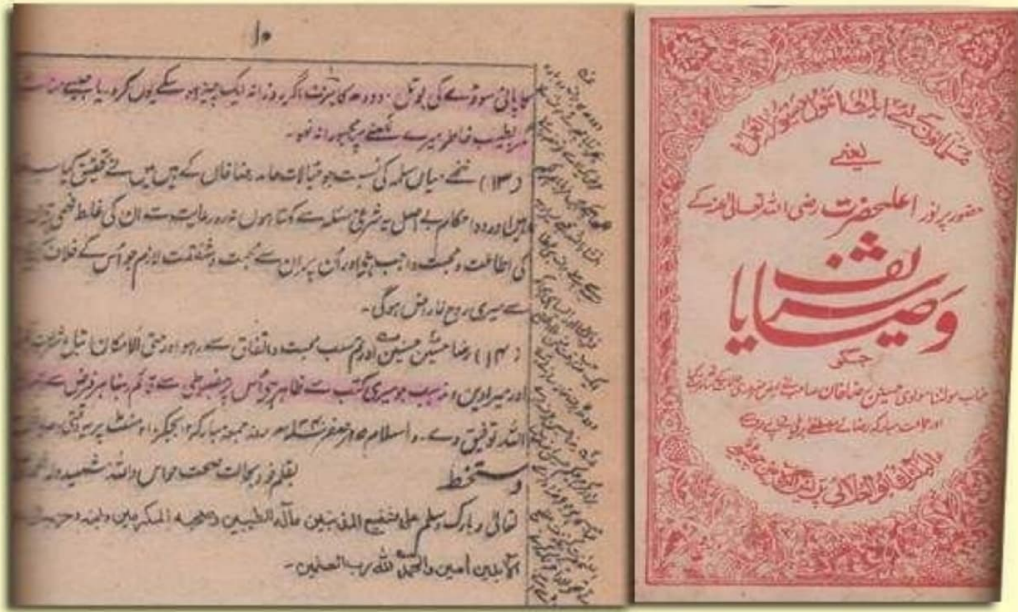
اور احمد رضا خان بریلوی نے نبی کریم ﷺ کی میلاد کی تاریخ 8 اور وفات کی تاریخ 12 ربیع الاول بتائی (نطق الہلال ص۴)

۴

سوال نمبر ۵: کیا مہینہ تھا؟
جواب: ماہ ربیع الاول۔
سوال نمبر ۶: کونسی تاریخ تھی؟
جواب: ۸ ربیع الاول۔
سوال نمبر: وصال شریف کی تاریخ کیا تھی؟
جواب: ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ (پیر) مطابق ۸ جون ۶۳۲ء۔

اس رسالے میں مندرجہ بالا سوالات پر فاضلانہ اور محققانہ بحث سے حدیث وسیرت پر محدث بریلوی کی گہری نظر کا اندازہ ہوتا ہے سیرت کے ان گوشوں پر شاید ہی کسی سیرت نگار نے اس تفصیل سے بحث کی ہوگی۔ محدث بریلوی نے سیرت پر اتنا کچھ لکھ دیا ہے اور سیرت سے متعلق ایسے حقائق بیان کر دیئے ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو خود سیرت نگار حیران رہ جائیں۔ کوئی صاحب ہمت محقق اس طرف توجہ فرمائیں۔

نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال
امام الانبیاء ﷺ
کی
تاریخ ولادت با سعادت ووصال مبارک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی

سنی رضوی کتب خانہ

اب جو رضا خانی ۱۲ ربیع الاول کو میلاد مناتے ہیں وہ احمد رضا خان کی کتابوں پر عمل کرنے کے سب سے اہم فرض سے منکر ہو کر فاسق فاجر اور اپنے باپ کے باغی ہوئے

تلاش۔

🔍 قرآن کریم سے (نہیں ملا)❌
🔍 حیاتِ مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نہیں ملا)❌
🔍 صحیح بخاری سے (نہیں ملا)❌
🔍 صحیح مسلم سے (نہیں ملا)❌
🔍 سنن ابن ماجہ سے (نہیں ملا)❌
🔍 سنن ابو داؤد سے (نہیں ملا)❌
🔍 سنن ترمذی سے (نہیں ملا)❌
🔍 سنن نسائی سے (نہیں ملا)❌
🔍 بقیہ تمام کتب احادیث سے (نہیں ملا)❌
🔍 تمام کتب فقہ حنفی سے (نہیں ملا)❌
🔍 دورِ خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (نہیں ملا)❌
🔍 دورِ خلافت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (نہیں ملا)❌
🔍 دورِ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ (نہیں ملا) ❌
🔍 دورِ خلافت علی رضی اللہ عنہ (نہیں ملا) ❌
🔍 باقی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے (نہیں ملا)❌
🔍 تابعین و تبع تابعین سے (نہیں ملا)❌
🔍 امام ابو حنیفہ سے (نہیں ملا)❌
🔍 امام مالک سے (نہیں ملا)❌
🔍 امام شافعی سے (نہیں ملا)❌
🔍 امام احمد بن حنبل سے (نہیں ملا)❌
🔍 تمام محدثین کرام سے (نہیں ملا)❌
🔍 امتِ مسلمہ کے مستند علماء و فقہا سے (نہیں ملا)❌
🔍 کبار علماء احناف سے (نہیں ملا)❌
تو پھر یہ مروجہ جشن آیا کہاں سے؟
عرض ہے کہ یہ بعد کے دور کی پیداوار ہے جسکی ابتداء خصوصاً فاطمی شیعوں نے کی اسی طرح ملکِ اربل کے صوفی المزاج بادشاہ ملک مظفر کا دیا ہوا تحفہ ہے، جس کا وجود قرآن و سنت اور خیر القرون کے سہنری ادوار میں نہیں ملتا، اس بات کا اقرار خود میلادی حضرات کے جید علماء بھی کر گئے۔👇👇👇
احمد یار خاں نعیمی بریلوی فرماتے ہیں۔!
👈 میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا ، بعد میں ایجاد ہوا۔
(جاء الحق : ١/٢٣٦)
اسی طرح غلام رسول سعیدی بریلوی فرماتے ہیں!
👈 سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین نے محافلِ میلاد نہیں منعقد کیں بجا ہے۔
(شرح صحیح مسلم : ٣/١٧٩)

✍
•┈┈┈• ❀🍃🌸🍃❀ •┈┈┈•

<<=========================>>>

عید میلاد مختلف بریلوی علماء کی نظر میں

========================

٭مروجہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اصل نہیں ہے اس کی ابتداء چھٹی صدی عیسوی میں ہوئی سب سے پہلے مصر میں نام نہاد شیعوں نے یہ جشن منایا-(الخطط اللمقریزی 490/1)

نبی کے یوم پیدائیش کو یوم میلاد قرار دینا عیسائیوں کا وطیرہ ہے مروجہ عید میلادالنبی، عید میلاد عیسی کے مشابہ ھے اور بدعت سیہ ہے، جبکہ کفار کی مشابہت اور ان کی رسومات پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے، صحابہ کرام کے زمانے بلکہ تینوں زمانوں میں اس کا ثبوت نہیں ملتا یہ بعد کی ایجاد ہے۔

٭احمد یار خان نعیمی صاحب فرماتے ھیں کہ "میلاد شریف تینوں زمانوں نہ کسی نے کیا بعد کی ایجاد ھے" (جاءالحق 236/1)

٭جناب غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب یوں اعتراف حقیقت کرتے ھیں کہ "سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین نے میلاد کی محافل منعقد نہیں کیں" (شرح صحیح مسلم 179/3)

٭جناب عبدالسمیع رامپوری بریلوی صاحب لکھتے ھیں کہ "یہ سامان فرحت و سرور اور وہ بھی ایک مخصوص مہنے ربیع الاول کے ساتھ اور اس میں خاص وھی بارھوں دن معین کرنا بعد میں ھوا ھے یعنی چھٹی صدی کے آخر میں" (انوار ساطعہ 159)

٭خود طاھر القادری صاحب اپنی کتاب "میلاد النبی" میں لکھتے ھیں کہ صحابہ 12 ربیع الاول کو میلاد نہیں مناتے تھے بلکہ غمگین رہتے تھے کیونکہ جب ان کی زندگی میں 12 ربیع الاول کا دن آتا تو وصال کے غم میں پیدائیش کی خوشی دب جاتی۔